

## 31833-حجۃ النبی کے خادم کا جھوٹا خواب

سوال

مجھے ایک لیٹر آیا جس میں لیٹر بھیجنے والا کہتا ہے کہ یہ لیٹر مجھے اپنے دوست و اجاب کو ضرور بھیجنा ہو گا وگرنے مجھے بست بڑی مصیبت کا شکار ہونا پڑے گا لیٹر درج ذیل ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کے چابی بردار شیخ احمد کی جانب سے :  
حرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چابی بردار شیخ احمد مدینہ منورہ کی جانب سے مشرق و مغرب میں بیٹنے والے مسلمانوں کے نام :

وصیت یہ ہے شیخ احمد کہتا ہے :

میں ایک رات حرم نبوی میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ اسی دوران مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں، اور عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت نہیں کرتیں، اور بے پردہ کراپنی زیبائش غیر محروم مرد کے سامنے بے بس ہو کر ظاہر ہوتی ہیں، اور اپنے گھروں سے خاوند کے علم کے بغیر باہر نکلتی ہیں۔

اور غنی اور مالدار افراد زکاۃ ادا نہیں کرتے، اور نہ ہی بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور نہ فقراء کی مدد کرتے ہیں، اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لوگوں کو بتا دو قیامت قریب ہے، اور آسمان میں ایک ستارہ ظاہر ہو گا جسے تم واضح دیکھو گے، اور سورج تمہارے سروں کے دونیزوں اور اس سے بھی قریب آ جائیگا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا، اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جائیں گے، اور قرآن کریم زمین سے آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔

شیخ احمد کہتا ہے : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اسے کہا :  
جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کلشیر حاصل ہوگی، اور روزی میں وسعت ہوگی، اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینک دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتبہ ٹھریگا۔

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا، اس لیے میں اس وصیت کو پڑھنے والوں سے مطالبه کرتا ہوں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فاتحہ پڑھیں، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ طلب کیا ہے کہ میں حرم شریف کے خادموں کے ذمہ دار کو بتا دوں قیامت قریب ہے، اس لیے اللہ سے استغفار کرو۔

اور مجھے سو موارد والے دن خواب آئی کہ جو شخص بھی اس وصیت کے تین نجعے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیگا، اور اس کی روزی میں برکت

ڈالے گا، اور اس کی مشکلات حل کر دیگا، اور اسے تقریباً چالیس یوم میں روزی عطا فرمائیگا۔

مجھے پتہ چلا ہے کہ ایک شخص نے تیس ورقے وصیت کا پی کرو کر تقسیم کیے تو اللہ تعالیٰ نے اسے پچیس ہزار روپے عطا کیے، اسی طرح ایک اور شخص نے اسے نشر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے پچھے ہزار روپے عطا کیے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک شخص نے اس وصیت کو جھٹلایا تو اسی دن اس کا بینا گم ہو گیا، بلکہ یہ معلومات صحیح میں، اللہ پر ایمان رکھو اور اعمال صالحہ کرو، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری امیدوں کی توفیق دے، اور ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائے، اور ہم پر اپنی رحمت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿سُبْجُوكَ اسْنَبِيْ نَبِيْ پَرِ ایمان لَا تَتَّهَبْ هِیْ اور انَّکَ حمایت کرتے ہیں اور انَّکَ مذکورَتے ہیں اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں﴾۔ الاعراف (157)۔

﴿اَنَّکَ لَیْدِ دُنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے﴾۔ یونس (63)۔

﴿ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں نا انساف لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو برکادیتا ہے، اور اللہ جو چاہے کر گزے گے﴾۔ ابراہیم (27)۔

یہ علم میں رہے کہ یہ وصیت تقسیم کرنے اور دوسرے شخص کے پاس پہنچنے کے پار روز کے بعد اللہ کے حکم سے بہت ساری خیر و بھلائی اور کامیابی لائے گی، یہ علم میں رکھیں کہ یہ معاملہ کھلی تماشا نہیں، آپ اس وصیت کو پڑھنے کے چھیانوں گھنٹوں کے اندر تقسیم کریں۔

بیان ہو چکا ہے کہ ایک تاجر کو یہ وصیت پہنچی تو اس نے فوراً تقسیم کر دیا جس کے نتیجہ میں اس کی تجارت میں اسے نوے ہزار دینار توقع سے زیادہ فائدہ ہوا، اسی طرح ایک ڈاکٹر کے پاس یہ وصیت پہنچی تو اس کی قدر نہ کی اور وہ گاڑی کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا اور اس کی لاش بے حرکت ہو گئی سب اس کے متعلق باتیں کرنے لگے۔

ایک ٹھیکیدار نے اس سے غلفت برتنی تو اس کا بڑا بینا قربی عرب ملک میں ہلاک ہو گیا، برائے مہربانی اس وصیت کے پچیں نئے تقسیم کریں اور مرسل کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اسے تقسیم کے چوتھے روز خوشی حاصل ہو گئی اس لیے کہ یہ وصیت اہم ہے ساری دنیا میں جانی ہے لہذا اپنے دوست کو اس کے پچیں نئے ضرور ارسال کریں اور کچھ روز کے بعد آپ کو وہ کچھ ملے گا جو اور پر بیان ہوا ہے اللہ پر ایمان لاؤ اور اعمال کرو۔

برائے مہربانی اس کا جواب دیں کیونکہ میں نے اس پر عدم و ثوق ہونے اور صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر ابھی تک کسی دوسرے کو ارسال نہیں کیا؟

## پسندیدہ جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منوب یہ جھوٹی وصیت ہم برسوں سے سنتے چلے آرہے ہیں جو وقتاً فوقتاً لوگوں میں پھیلانی جاتی اور اس کی اشاعت کی جاتی ہے۔

اس وصیت کے الفاظ مختلف ہیں مثلاً مکار اور دغا بازاکیں باریہ کرتا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار، حالت خواب کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وصیت کی ذمہ داری سونی، اور اس آخری پوغلٹ میں جس کا ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے، مکار اور دغا باز لکھتا ہے کہ جب انہوں نے سونے کی تیاری کی تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میر ہوا، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دیدار حالت بیداری ہوانہ کہ حالت خواب۔

کذاب نے اس وصیت میں بہت سی باتیں ایسی ذکر کی ہیں جو کھلم کھلا جھوٹ اور واضح طور پر بے بنیاد ہیں، ان شاء اللہ آج کی اس مختصر گفتگو میں آپ کو خاتم سے باخبر کرونا، جیسا کہ گرستہ برسوں میں لوگوں کو آگاہ کرچکا ہوں کہ ساری باتیں کھلم کھلا جھوٹ اور بے بنیاد ہیں پھر جب مجھے اس آخری اشاعت کی اطلاع ملی اس کی بابت کچھ لکھنے میں مترد ہوا کیونکہ اس کا باطل ہونا روز روشن کی طرح عیاں اور اس کے گھرنے والے کا عظیم جھوٹ پوری طرح واضح ہے۔

میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح کی باطل چیز معمولی سو جھ بوجھ رکھنے والے یا سلیم الفطرت لوگوں کے درمیان پھیل جائے گی، لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتایا کہ یہ وصیت نامہ لوگوں میں انتہائی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے، اور بعض لوگ اسے سچ بھی مان رہے ہیں، چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھ جیسے لوگوں پر ذمہ داری ہے کہ اس بارے میں کچھ تحریر کریں تاکہ اس کا باطل ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بے نقاب ہو جائے، اور ہر شخص خود کو دھوکہ سے بچا سکے، اگر کوئی صاحب علم و ایمان یا سلیم الفطرت صحیح سوچ بوجھ رکھنے والا شخص اس وصیت نامہ پر غور کرے تو وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے گا کہ یہ مختلف وجوہات سے جھوٹ اور جعل سازی پر مبنی ہے۔

ہم نے شیخ احمد کے بعض رشتہ داروں سے اس وصیت نامہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ ایک جھوٹی بات ہے، جو شیخ احمد کی جانب منوب کردی گئی ہے، جب کہ انہوں نے قطعاً یہ باتیں نہیں کی ہیں، وہ اس دارفانی سے مدتوں پسلے کوچ کر گئے ہیں۔

اگر بالفرض شیخ احمدیاں سے بھی بزرگ کوئی شخصیت یہ دعویٰ کرے کہ وہ نیندیا بیداری کی حالت میں دیدار نبوی سے مشرف ہوا اور آپ نے اسے یہ وصیتیں کیں تو ہم بلا ریب و تردید کیں گے کہ وہ جھوٹا ہے، یا اس طرح کی وصیتیں کرنے والا شیطان ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ و مطہرہ نہیں ہے، اس کی مختلف وجوہات میں جنمیں ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

پہلی وجہ: وفات نبوی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار، حالت بیداری ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے حالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد رکھے تو وہ غایت درجیع غلطی پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہو گیا اور وہ ایک عظیم غلطی کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب و سنت اور اہل علم اجماع کے خلافت کی، کیونکہ مردے اپنی قبروں سے بروز قیامت ہی نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہر گز نہیں نکلیں گے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

**{لَمْ يَنْهِمْ بِمَا ذَكَرَ لَيْتُوْنَ شَمَّا نَهَمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبْهُثُونَ}۔ المونون (23/15-16).**

اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب انجامے جاؤ گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور غلطی کا مرتب کب اور حق اس پر خلط ملطے ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صاحبین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیر وی کرنے والے اس پر چلے تھے۔

دوسری وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دارفانی سے کوچ کر لے ہوں کسی بھی صورت میں خلاف حق بات نہیں کہ سکتے، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت بالوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی طور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو سکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت و دیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آپ کی شکل میں دیکھایا کوئی اور صورت تھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے۔  
یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ و ثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کوتاخت اور دوسرے کو منوخ قرار دیا جائے گا، ناتاخت پر عمل اور منسوخ کو رد کر دیا جائے گا۔

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہی ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کر دیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہو گا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔  
پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے جس کا بیان کرنے والا غیر معروف اور اس کی عدالت و امانت پر دہ خطا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت بالوں سے غالی ہو بلاتماں روایت کی ٹوکری میں ڈال دی جانی چاہیئے۔

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سی ایسی بالوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہی ہوں نیز دین میں ایسی بالوں کے امداد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من قال علىي بالعلم أقل فليتبوا مقدنه من النار"

جس نے سیری جانب ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جنم میں بنائے۔

جعل سازنے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی نظر ناک واضح جھوٹ بولاتے ہیں، اگر وہ جلد توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جو شخص کوئی غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلاتے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطی سے پھر گیا اور اسے تسلیم کریا جے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

[إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهَدِيَّةِ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَمُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَنَفَوْتُكُمْ أَتُوبُ عَلَيْمَ وَأَنَا التَّوَابُ الرَّحِيمُ]. البقرة (160-2/159)

جو لوگ ہماری انتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر لکھے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں، تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور حرم و کرم کرنے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح فرمادیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی چھپائے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہو گئی جب تک کہ وہ خرایوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کہ اور مکمل شریعت عطا فرمایا کہ اپنی نعمت کا اتمام اور اپنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دی جب کہ دین مکمل ہو گیا اور اس کے تمام ترا حکام کی وضاحت ہو گئی۔

جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا:

[إِلَيْكُمْ أَكْلَمْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيَتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ دِيْنًا]. آل عمرہ (5/3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودھویں صدی میں ظہور پر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا نیا دین مساجد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے بھی پر جنت و جہنم کے داخلہ کا درود مدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف انہوں اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا۔

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

"جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی"

یہ انتہائی قیبح بھوٹ اور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑنے والا شرم و جیسا سے عاری اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس بھوٹی بات کو لکھنے اور اسے دوسروں کے پاس منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فنا میں کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تولکھے اور نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہو گا، بشرطیکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لانی ہوئی شریعت کی پیر وی کرتا ہو، صرف یہی ایک بھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشر کے جھوٹے، بے شرم، کند ذہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لانی ہوئی بدایت سے کوئے ہونے کے لئے کافی ہے۔

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر بہزاد قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترین عذابوں کی بدعا نہیں کرے، کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعاً وہ سچا نہیں ہے، اور اس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلمن کھلا جھوٹ اور غلط ہے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنانا کرتے ہیں ایسی گواہی جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونگے کہ یہ وصیت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی ہے، افراپرواز کو اللہ تعالیٰ ذیل ورسا کرے اور اسے ایسی سزا میں دے جگا وہ مستحق ہے۔

نیز اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر ساقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں بھی دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں :

پہلی دلیل : جو چیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل ساز کا یہ کہنا کہ :

"اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں"

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد غیب دافنی کی بات کیسے کسی جا سکتی ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بھی مقطوع ہو گیا "تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر کیے ہو سکتے ہیں"

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خِزَانَ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾، الانعام (6/50).

اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ﴾، النمل (27/65).

اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتا دیجئے کہ آسمان و زمین والوں میں سے سوانے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"پر رجال عن حوضی یوم القيامت فاقول پارب اصحابی اصحابی فیقال لی انک لا تذری ما أحد ثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح" وکنت علیهم شہیداً ما دامت فیہم فلما توفیتی كنت آنت الرقیب علیهم و آنت علی کل شیء شہید" بروز قیامت کچھ لوگوں کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا تو میں کوئی گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب میں یہ میرے اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرماجانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بد عقین مساجد کر لی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں اس وقت وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا تھا :

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھایا تو توہی ان مطلع رہا اور توہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے.

دوسری دلیل : اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر دوسری دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ :

"جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کر گا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہوگی، اور روزی میں وسعت ہوگی..... آخر تک"

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور نہ ہی اس کے بندوں سے شرم آتی ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہو سختا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ خبری لوگوں پر حق و باطل کو خلط ملطک کرنا اور انہیں اسی نامہ میں پھنسا کر رکھنا پاہتا ہے، تاکہ لوگ اسے لکھیں اور اسی من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اساباب کو ترک کر دیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداری کے حصول، قرضوں کی ادائیگی اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ذلت و رسانی کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیر وی سے پناہ مانگتے ہیں۔

تیسرا دلیل: اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر تیسرا دلیل دھوکہ بازی کہتا ہے:

"اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہوا اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے صالح کر دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتبہ ٹھریگا۔"

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہوا اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا"

یہ بات بھی بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھرنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کر سختا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودھویں صدی میں ایک غیر معروف شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ قتیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لداہو اسے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہ کار ہے تو اس کے سب گناہ بخشن دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

دلائل اور خاتائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھرنے والا جھوٹ اور اللہ پر بہت جرات وجہات کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ صالح نہیں کیا اس کے باوجود ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا، اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے کہی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت و افلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ کہیں ہمارے دل بھی اور گناہ سے زنگ آؤ دنہ ہو جائیں۔

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فضائل اور اجر و ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسے حاصل ہو سختا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان بالتوں سے پاک ہے، وہا پہنچے اور جرات کے ساتھ جھوٹ گھرنے والے پر بھی کس قدر مربان اور بر بدار ہے۔

چوتھی دلیل: اس وصیت نامہ کے کلی طور پر باطل اور واضح طور پر جھوٹ ہونے کی چوتھی دلیل دھوکہ باز کا یہ کہنا ہے کہ:

"جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نئے مسلمانوں میں تقسیم کریکا اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم و پریشانیوں کو ختم کر دیکا، اور اس کی روزی میں برکت ڈالے گا، اور اس کی مشکلات حل کر دیگا، اور اسے تقدیر بآچالیس یوم میں روزی عطا فرمائیگا"

یہ بھی جھوٹ پر ایک بہت بڑی جرات اور فیج درجہ کی غلط بات ہے، دھوکہ باز ترغیب و تہیب پر مستعمل ان جملوں کے ذریعہ لوگوں کو اپنے اس جھوٹ کی تصدیق کی جانب بلانا چاہتا ہے اور انہیں یہ باور کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس وصیت نامہ کو شائع کر کے روزی حاصل کریں اور مشکلات سے نجات پائیں گے، اور جھٹلانے کی صورت میں نقصان اٹھائیں گے۔

اللہ کی قسم اس کذاب نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑی تمثیل لگائی ہے، اللہ کی قسم اس نے ناحق کفریہ بات کہی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کی تصدیق کرنے والا ہی کافر ہونے کا مشتحق ہے، اور جو سے جھٹلانے والہ گزر کافر نہیں ہوگا، کیونکہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے جس کی ازوئے صحت کوئی سند نہیں ہے، ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جھوٹ اور اس کا گھٹلنے والا کذاب ہے، وہ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف شریعت پیش کرنا چاہتا ہے، اور دین میں ایسی باتیں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین اسلام کو اس جھوٹ سے چودہ سو سال پہلے مکمل فرمادیا۔

قارئین کرام اور دینی بھائیوں آپ اس طرح کی خود ساختہ باتوں کی تصدیق اور باہم ان کی اشاعت سے خود کو بچائیں کیونکہ حق ایک روشنی ہے جو اس کے طلبکار پر مشتبہ نہیں ہوتا، لہذا حق کو دلائل سے طلب کریں اور جس مسئلہ میں وقت پیش آئے اسے اہل علم سے معلوم کریا کریں، بکھی بھی دھوکہ بازوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ ایسیں لعین نے بھی تمہارے والدین آدم و حوا سے قسمیں کھائی تھیں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، جبکہ وہ سب سے بڑا غدار اور دغباڑ تھا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں اس کی بابت فرمایا:

**{وقَسْمَهَا إِنِّي لِكُلِّ مِنْ أَنَا صَحِيفَةٌ}۔ الاعراف (7/21).**

اور (شیطان نے) ان دونوں (آدم و حوا) کے روبرو قسم کا کہا کہ یقین جانیے کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

شیطان اور اس کے نفیت قدم پر چلنے والے دھوکہ بازوں سے بچو کیونکہ ان کے پاس لوگوں کو راه حق سے گراہ کرنے کے لئے بے شمار جھوٹی قسمیں، بد عمدیاں اور بناوٹی باتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو شیطان کے شر، گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جادہ حق سے مخفف لوگوں کیگر اہیوں اور باطل پرست اللہ کے دشمنوں کے مکروہ فریب سے محفوظ رکھے، جو اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بچانا چاہتے ہیں، اور لوگوں پر ان کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو مکمل فرمانے والا اور اس یکمدد کرنے والا ہے، اگرچہ اللہ تعالیٰ کے دشمن شیطان اور اس کے پیر و کفار و ملحدین کو ناگوار گزرے۔

جہاں تک برائیوں کے عام ہونے کے متعلق اس دھوکہ بازنے لکھا ہے، تو وہ امر واقعہ ہے، قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے منحرات و فواحش سے انتہائی ڈرایا دھمکایا ہے، دراصل کتاب و سنت ہی کپیروی میں ہدایت ہے اور بس یہی دونوں چیزیں ہدایت کے لئے کافی ہیں۔

ہم اللہ عز و جل سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، اور انہیں حق کی پیری وی اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام تر گناہوں سے توبہ کی توفیق بنجئے بیشک وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم و کرم کرنے والا، ہر چیز پر قادر ہے۔

رہی یہ بات کہ اس وصیت نامہ میں قیامت کی نشا نیوں کا ذکر ہے، تو احادیث نبویہ میں علامات قیامت کا مفصل ذکر موجود ہے، قرآن کریم نے بھی بعض کی جانب اشارہ کیا ہے، لہذا جو شخص اس بارے میں جاننا چاہتا ہو تو اسے یہ چیزیں احادیث کی کتابوں اور اہل علم کی تالیفات میں مل سکتی ہیں، لوگوں کو اس دھوکہ بازاور اس طرح کیگر اہیوں کی جانب توجہ دینے کی طعا کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، وہ بہترین کار ساز ہے اور ہم بلند و بر تر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

اس وصیت سے بچنے اور احتراز کرنے کے متعلق شیخ صالح الفوزان کا کالم مجہد الدین عوّدة عدد نمبر (1082) میں نشر ہوا وہ کہتے ہیں :

یہ وصیت بہت قدیم و پرانی لکھی ہوئی ہے، مصر میں اسی برس قبل ظاہر ہوئی تھی، اہل علم نے اس کا بطلان بیان کیا اور اسے کھوٹی اور بناوٹی قرار دیا اور اس میں جو کذب و باطل تھا بیان کیا ان علماء میں محمد رشید رضا حمد اللہ شامل ہیں انہوں نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا تھا :

ہم اس مسئلہ کا جواب 1322ھ میں دے چکے ہیں، ہمیں یاد ہے کہ جب ہم حروف تجھی اور خط کے طالب علم تھے اس وقت بھی ہم نے اس وصیت کو دیکھا تھا اور اب تک کئی بار دیکھ چکے ہیں، یہ سب جگہ نبویہ کے خادم شیخ احمد نامی شخص کی طرف مسوب ہیں، اور یہ وصیت قطعی طور پر جھوٹی ہے، جس نے بھی علم و دین کی بہلی سے خوبصورتگر کی ہے وہ اس کے جھوٹا ہونے میں اختلاف نہیں رکھتا، اس کی تصدیق صرف ان پڑھ اور عامتہ الناس ہی کرتے ہیں۔

پھر انہوں نے اس کا طویل رد کیا ہے جس میں انہوں نے جھوٹ و افتر اکو باطل کرتے ہوئے منیہ کلام کی ہے، پھر یہ وصیت بعض جاہلوں کے ہاتھ لگی اور انہوں نے اسے شائع کرنا شروع کر دیا، اور اس میں جو وعدہ اور وعدہ دھمکی سنائی گئی ہے اس سے متاثر ہو کر تقسیم کرنی شروع کر دیا، کیونکہ جس فاجر شخص نے اس کی اختراع کی ہے وہ اس وصیت میں کتابے :

جو شخص اس کے اتنے نئے چھاپ کر تقسیم کرے گا وہ اپنی غرض و مقصد حاصل کر لیگا، چاہے وہ گھنگاہ ہو تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیگا، اور اگر وہ ملازم ہے اس کی ترقی ہو جائیگی، اور اگر وہ مفروض ہے تو اس کے قرض کی ادائیگی ہو جائیگی۔

اور جو شخص اس وصیت کو جھٹلانے گا اس کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا، اور اسے یہ یہ سزا ملے گی، چنانچہ جب اسے کچھ جاہلوں نے پڑھا تو اس سے متاثر ہو کر اس پر عمل کرتے ہوئے خوف و طمع و لامجھ میں اسے شائع کرنا شروع کر دیا۔

اسی لیے علماء کرام نے اس وصیت کی کذب بیانی و جھوٹ و افتر اوضع کیا اور لوگوں کو اس کی تصدیق اور اسے نشر کرنے سے روکا، ان علماء کرام میں الشیخ عبد العزیز بن بازر جہاں بھی شامل ہیں انہوں نے اس کا بہت اچھا اور مفید رد کیا ہے جس میں کذب و دجل کی وضاحت کی ہے، وہ کہتے ہیں یہ وصیت کئی ایک اعتبار سے باطل ہے :

پہلی وجہ : وفات نبوی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار و محالت بیداری ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے محالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں، یا اس جیسے دیگر باطل عقائد کے توهہ غایت درج بیح غلطی پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہو گیا اور وہ ایک عظیم غلطی کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب و سنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کی، کیونکہ مردے اپنی قبروں سے بروز قیامت ہی نکلیں گے، اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ثُمَّ إِنَّمَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَمْتَنُونَ ثُمَّ إِنَّمَا يَرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبْغُونَ﴾۔ المونون (23/16).

اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو بروز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا، اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا اور غلطی کا مرتکب اور حق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صاحین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیری وی کرنے والے اس پر چلے تھے۔

دوسری وجہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات ہوں، یا اس دارفانی سے کوچ کر لے ہوں کسی بھی صورت میں خلاف حق بات نہیں کہ سکتے، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت بالتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی طور میں ان کا ذکر کریں گے، ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو سکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت و دیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئی اور صورت تھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے۔

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ و ثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکرائی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کوتاخت اور دوسرے کو منوخ قرار دیا جائے گا، ناخ پر عمل اور منسوخ کو رد کر دیا جائے گا۔

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہی ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کر دیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہو گا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے جس کا بیان کرنے والا غیر معروف اور اس کی عدالت و امانت پر دو خطا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت بالتوں سے غالی ہو بلکہ اعمال روایتی کی ٹوکری میں ڈال دی جانی چاہیئے۔

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سی ایسی بالتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہی ہوں نیز دین میں ایسی بالتوں کے امداد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من قال علىي بالعلم أقل فليتبواً مقصده من النار"

جس نے میری جانب ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جنم میں بنائے۔

جمل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی خطرناک واضح جھوٹ بولائیں، اگر وہ جلد توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جو شخص کوئی غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلانے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطی سے پھر گیا اور اسے تسلیم کریا جے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

[إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهَدِيَّ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَمُونَ اللَّهُ وَلَيَعْلَمُ الْلَّهُ وَلَيَعْلَمُ الْمُلْكُ وَلَيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَلَيَعْلَمُ الْمُنَافِقُونَ أَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَأَتَأْتُهُمُ التَّوَابُ الرَّحِيمُ]. البقرة (160-2/159)

جو لوگ ہماری انتاری ہوئی دلیلوں اور بہایت کوچھ پاتے ہیں باوجود یہہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر لے چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں، تو میں ان کی توبہ قول کرنا والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح فرمادیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی بچھائے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہو گئی جب تک کہ وہ خرا بیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبین فرمادیا کہ اپنی نعمت کا انتام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دی جب کہ دین مکمل ہو گیا اور اس کے تمام ترا حکام کی وضاحت ہو گئی۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

**(إِلَيْكُمْ أَكْلَمُ الْحَمْدِ وَأَتَمَتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيَتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ دِينًا)۔ المائدۃ (5/3)**

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودہ ہویں صدی میں ظور پذیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا نیا دین مہاجد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہی پر جنت و جہنم کے داخلہ کا درود مدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دین کو پانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا۔

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، اگرچہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر بہزار قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترین عذابوں کی بدعا نہیں کرے، کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعاً وہ سچا نہیں ہے، اور اس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں، بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلمن کھلا جھوٹ اور غلط ہے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنا کر کتے ہیں ایسی گواہی جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے یہ وصیت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی ہے، افtra پرداز کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے اور اسے ایسی سزا نہیں دے جسکا وہ سختی ہے۔

نیز اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں بھی دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض ذلیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

اول:

احکام دین اور وعدہ و وعدہ اور مستقبل کی خبریں دینیا یہ سب امور ایسے ہیں جو اللہ کی جانب سے رسولوں کی جانب وحی کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتے، اب جبکہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر دیا ہے اور ہمیں وارث بنایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بناء پر وحی کا سلسہ مقطوع ہو چکا ہے، کتاب و سنت میں ہی کفایت وہ بہایت ہے۔

خوابوں اور حکایات سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ غالباً شیطان کی جانب سے ہوتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے دین سے گمراہ کرے، اس وصیت کو گھڑنے والا یہ وعدہ کر رہا ہے کہ جو اس کی تصدیق کریگا اور اسے نشر کریگا وہ جنت میں داخل ہو گا، اور اس کی ضروریات پوری ہونگی اور مشکلات و مصائب سے چھٹکارا حاصل ہو جائیگا۔

اس کے بر عکس اس وصیت کو جھٹلانے والے کو آگ میں داخل ہونے کی وعید سن رہا ہے، اور کہتا ہے کہ جھٹلانے والے کا پھرہ سیاہ ہو جائیگا، یہ ایک نیادین لہجہ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر محظوظ و افترا ہے، اللہ اس سے محظوظ رکھے۔

دوم:

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

"جو شخص اس وصیت کو لکھوا کر ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا، اور جو اسے لکھوا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ بھیجے گا وہ بروز قیامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو گا"

یہ انتہائی قیچی محوث اور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گھڑن والا شرم و جیسا سے عاری اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر ہے، کیونکہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو پھر اس جھوٹی بات کو لکھنے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے والے کو مذکورہ بالا فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟

اور جو شخص قرآن کریم نہ تولکھے اور نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہو گا، بشرطیکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو، اور آپ کی لانی ہوتی شریعت کی پیر وی کرتا ہو، صرف یہی ایک جھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشر کے جھوٹے، بے شرم، کندڑ ہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لانی ہوتی بدایت سے کورے ہونے کے لئے کافی ہے۔

سوم:

جو چیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل ساز اس میں علم غیب کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ایک جمہ سے دوسرے جمہ تک چالیس ہزار مسلمان مرتد اور کافر ہو کر مر گئے"

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد غیب دانی کی بات کیسے کسی جاسکتی ہے، اور واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ بھی "مقطوع ہو گیا" تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر کیسے ہو سکتے ہیں؟

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**(قل لا أقول لكم عندى خزانة اللہ ولا أعلم الغيب). الانعام (6/50).**

اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**(قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله). النمل (27/65).**

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتلا دیجئے کہ آسمان و زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ رجال عن حوضی یوم القیامۃ فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیتال لی انک لا تدري ما أخذ ثواب بعدك فاقول کما قال العبد الصالح" وکنت علیہم شہیداً مادمت فیہم فدا تو فیتی لنت آنت الرقیب علیہم و آنت علی کل شیء شہید" بروز قیامت کچھ لوگوں کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا تو میں کوئی گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بد عتیں اسجاد کر لی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھایا تو توہی ان مطلع رہا اور توہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر ایک دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

"جو شخص اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر ہو گا تو اللہ اسے مالدار کر دے گا مفروض ہو گا تو اس کے قرضوں کی ادائیگی فرمادے گا اور اگر گناہ کار ہو گا تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا.... آخر تک"

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور نہ ہی اس کے بندوں سے شرم آتی ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ خبیث لوگوں پر حق و باطل کو خلط ملکر کرنا اور انہیں اسی نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تاکہ لوگ اسے لکھیں اور اسی منگھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کر دیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداری کے حصول، قرضوں کی ادائیگی اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ذلت و رسولی کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروی سے پناہ مانگتے ہیں۔

اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دھوکہ بازی یہ کہتا ہے:

"اللہ کے بندوں میں سے جو شخص اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں سیاہ ہو گا"

یہ بات بھی بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھٹنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کر سکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودھویں صدی میں ایک غیر معروف شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گھٹکر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہو اے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہ کار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بنتا ہے۔

دلائل اور حکایت دو نوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھٹنے والا جھوٹا اور اللہ پر بہت جرات و جسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے کہی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت و افلاس جوں کا توان رہا، ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ کمیں ہمارے دل کجی اور گناہ سے زنگ آؤ دنہ ہو جائیں۔

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فہنائل اور اجر و ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات کے ساتھ جھوٹ کھڑنے والے پر بھی کس قدر مردان اور بردار ہے۔

چہارم :

دنیا و آخرت میں اجر و ثواب اور سزا صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہی ثابت ہو سکتی ہے، لیکن یہ مفتری اور جھوٹ پر دعا اس وصیت کی تصدیق کرنے والے کو ثواب دے رہا ہے، اور اس وصیت کو جھٹلانے